نام کتاب	:	عمدۃ الاسلام (فارسی)
مصنف	:	شیخ عبدالعزیز بن حمید الدین دہلویؒ
مترجم	:	ڈاکٹر سراج احمد قادری
ناشر	:	ڈاکٹر سراج احمد قادری
سالِ اشاعت	:	۲۰۰۴ء
صفحات	:	۲۲۰ (حصہ اُردو ۱۴۰، حصہ فارسی ۸۰)
قیمت	:	۱۰۰ روپے
پتہ	:	ادب کدہ-۱، محلّہ بنجریا، خلیل آباد، ضلع سنت کبیر نگر ۲۷۲۱۷۵ یوپی، انڈیا
تبصرہ نگار	:	حافظ مبشر حسین*

DMIHL

زیرِ نظر کتاب آٹھویں صدی ہجری کے ایک دہلوی عالم شیخ عبدالعزیز بن حمید الدینؒ کی تالیف ہے۔ کتاب اصلاً فارسی زبان میں ہے جس کا اُردو ترجمہ ڈاکٹر سراج احمد قادری صاحب نے کیا ہے۔ ڈاکٹر سراج صاحب نے ترجمہ ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا ہے اور اُردو ترجمہ کے ساتھ فارسی کی پوری کتاب بھی شاملِ اشاعت کر دی ہے تاکہ اصل کتاب بھی محفوظ رہے اور اس طرح یہ علمی میراث آگے منتقل بھی ہوتی رہے۔

زیرِ نظر کتاب کے مؤلف اور مترجم دونوں مسلکاً حنفی ہیں اور کتاب بھی فقہ حنفی کی روشنی میں فقہی مسائل کے حوالے سے مرتب کی گئی ہے۔ کتاب کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے صاحبِ تالیف رقم طراز ہیں:

Ì Ö©Ú Ñ],,vÖ] Ý],Î] h]†i …^ËÇÖ] èÛu… oq]†Ö] …^+ å^ß+ å̧,ße ,mç+ oÚZZ 7]‡] ä3Þ• æ ,Þ] äjŽ+ †i^Ê oßm• ÝçxÂ g×› …• äÒ Ý,m• áç2 Ñ]…æ] àm] oÂçÞ †a‡] Ì×ì æ Ì×‰ p^Û×Âæ Ø‰^ÓjÚ á• Øn ' vi …• kŠm] å…^2 àÓÖ Œ^ßÖ] o×Â]†nŠni å•†e sÞ… l^ËnÖ^i Å]çÞ] †e æ ,Þ] å•†Ò Ì nß ' i p†ve Ôm †a äÒ Ì×‰ ąËß ' Ú g jÒ …• ^`nÊ é„Ö ,m,q ØÓÖ äÓÞ• †e

---

☆ ریسرچ ایسوسی ایٹ، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Ôm †a äÒ Ì×ì l^ËÖ©Ú æ l^ÂçÛrÚ …• æ Ý•†ÓnÚ o ']ç̀Æ k‰]
oÚ o×+ oÞ^j‰çe †a ‡] æ p ì̥• om^m…• †a ‡] Ý•†ÓnÚ Í]ç › kŠnÞ^j‰çe
Ý^Óu] l^`Ú] æ Ý,nÞ]•†,nÚ Ô×ŠßÚ ¼ì Ô×‰ …•]… ‡æ… æ Ý,n2
l^ÃÎ]æ Øñ^ŠÚ ‡] äfn r Â ą̊eçq] æ ä×ò‰] æ äfm†Æ Øñ^ŠÚ ‡çÚ… æ l]…^•]æ
àm] æ Üj•çÞ oÚ k‰] àm• ą̊,ÛÂ äÒ äËnv ' àm…• l]•^fÂ h]çe] …•
Ôm æ •^Ža ‡] ¼Ïj×Ú k‰] Ý¡‰] ð^ße äÒ k‰] äÚ,ÏÚ sßµ †e ØÛjŽÚ
Ý¡‰Ÿ] é,ÛÂ]… àm] æ Ý•†Ò ÄÛq á^Žm†µ †›^íe …^ ' jì] äqçe h^jÒ
l]•^fÂ h]çe] …• †ì^Ê ofn ' Þ æ †Ê]æ o¿u]… á^m,jfÚ^i ,• é•^`Þ Ý^Þ
^u ' Ø •m, ý XX (ص ۹ ے۷ حصہ فارسی)۔

اب اس اقتباس کا اُردو ترجمہ مترجمِ کتاب کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں تاکہ ترجمہ کا معیار اور اسلوب بھی واضح ہو جائے:

''ان اوراق کا مؤلف گنہگار الرّاجی رحمۃ الغفار(☆) اقدام الخذاق عرض کرتا ہے، جب دیکھا کہ لوگ علم دین حاصل کرنے میں سست اور کاہل ہو گئے اور اس تکاسل کے علاج کے لیے علمائے سلف و خلف نے طرح طرح کی کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں تاکہ لوگوں کو آسانی ہو سکے **لکل جدید لذۃ فیھا**سلف کی تالیف کی ہوئی کتابیں دریا کی طرح ہیں اور خلف کی تالیف کی ہوئی کتابیں ایک باغ کی طرح ہیں۔ تو ہر دریا سے ایک موتی لیا میں نے اور ہر باغ سے گھوم کر ایک پھول لیا میں نے اور دنوں رات ایک کر کے اس کتاب کو مرتب کیا میں نے۔ احکامات کی بنیاد، اشارات کے اصولوں، روزانہ پوچھے جانے والے مسائل اور ان کے جوابات کو اس کتاب کے ابواب میں تحریر کیا میں نے۔ جس کا نام عمدۂ دین ہے۔ یہ کتاب پانچ مقدموں پر مشتمل ہے۔ جو اسلام کی بھی بنیاد ہے۔ اس کتاب کے مآخذ و مراجع کو اکیاسی کتابوں سے انتہائی جانفشانی اور عرق ریزی سے جمع کیا میں نے اور اس کتاب کا نام **عمدۃ الاسلام** رکھا تاکہ اس کے مطالعہ کرنے والوں کو اقبال مندی سے عبادت کے ابواب سے متفاخر حصہ ہاتھ آئے''۔(ص۸، حصہ اُردو)۔

☆ اقدام سے پہلے لفظ 'تراب' بھی ہے مگر ترجمہ میں یہ لفظ مفقود ہے۔

زیر نظر کتاب چونکہ فقہی مسائل پر مشتمل ہے، اس لیے مؤلف نے اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا ہے مگر اس میں فقہ اسلامی سے متعلقہ تمام مباحث کا احاطہ نہیں کیا گیا بلکہ صرف طہارت (وضو، غسل، تیمّم)، نماز (فرائض، نوافل اور شرائط نماز)، روزہ، زکوٰۃ، صدقۂ فطر، قربانی اور حج وغیرہ سے متعلقہ ضروری مسائل اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ شروع کے چند صفحات میں ایمان، توحید اور کفر سے متعلقہ چند مسائل کا انتہائی مختصر بیان ہے۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب بنیادی طور پر ارکانِ اسلام کی ایک مختصر شرح ہے۔

کتاب بنیادی طور پر فقہ حنفی کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے، اس لیے اس میں تقریباً سبھی جگہ حنفی فقہاء کی لکھی ہوئی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور استفادہ کا انداز کچھ اس طرح ہے:

> ''مسئلہ: مردوں کے لیے سونے اور ریشم نیز کچے ریشم کا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لیے مباح ہے اور نمازیوں کے لیے میدان جنگ میں ریشم کا پہننا حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبین کے نزدیک مباح ہے اور ''کتاب منظومہ'' میں بیان کیا گیا ہے کہ بالشت ، توشک، بستر(☆) اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں لانا حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک مباح ہے اور صاحبین کے نزدیک مباح نہیں اور ''فتاویٰ قاضی خان'' میں مذکور ہے کہ ریشم کا لحاف استعمال کرنے کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں مباح ہے اور ایک روایت میں مباح نہیں ہے اور ترک اولیٰ ہے۔ ''کتاب شرح تہذیب'' میں بیان کیا گیا ہے: ''**لا بأس بتكة الحرير**''. ریشم کی سلوار بند پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ترک اولیٰ ہے۔ اور ''**کتاب متفق**'' میں بیان کیا گیا ہے

☆ فارسی متن اس طرح ہے: †jŠe æ ànÖ^`Þ æ kŽÖ^e äÒ k‰] å•…æ• äÚç¿ßÚ …•ZZ †jŠe æ àjŠe …^Ò…• æ àj ì^‰ ÜŽ†e] ÚçÎ Ý^Ú] Ü¿Â] |^fÚ k‰] ý XX بہتر ہوتا اگر مترجم کتاب 'بالشت' کو بالشت لکھنے کی بجائے اس کا اُردو ترجمہ (تکیہ) کر دیتے۔ اسی طرح 'نہالی' کو توشک (متن میں اس طرح ہے، ورنہ لغتِ فارسی میں تُشک اور دُوشگ استعمال کیا گیا ہے۔ دیکھیے فارسی کی معروف لغت 'فرہنگِ جامع' از ڈاکٹر سیّد علی رضا نقوی، ص ۱۱۲۷) کی بجائے اس کا ترجمہ گدّا (Mattress) کر دیتے۔ اسی طرح ترجمہ کرتے ہوئے ریشم کا تذکرہ نہ کرنے کی وجہ سے عبارت کچھ مبہم سی ہو کر رہ گئی ہے ۔

کہ جس کا تانا ریشم کا ہو اور بُنائی سوت کی ہو تو اس کا پہننا حلال ہے''۔ (ص ۱۱۴، حصہ اُردو)

پوری کتاب کا یہی اسلوب ہے۔ مؤلفِ کتاب پہلے ایک ''مسئلہ'' ذکر کرتے ہیں پھر اس کے بارے میں حنفی فقہاء کے اقوال و فتاویٰ جمع کر دیتے ہیں مگر ان اقوال و فتاویٰ کے پیچھے جو احادیث وآثار ہیں، انہیں شاید اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کیا گیا، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ اب یہ اسلوب عامۃ الناس میں بھی مقبول نہیں رہا۔ اور اگر کہیں حدیث سے استنباط کرتے ہوئے کسی حدیث کا متن ذکر کیا گیا ہے تو اس میں بھی اصل مصادر کی بجائے ثانوی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے مثلاً کتاب کے بالکل آغاز میں مؤلف نے صحیح مسلم کی ایک حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اسے صحیح مسلم کی بجائے ''**عوارف المعارف**'' کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے چنانچہ مؤلف لکھتے ہیں:

''عوارف'' میں بیان کیا گیا ہے کہ ''**طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة**''اور ایک قول کے مطابق اس سے علم توحید مراد ہے''۔(ص۱۴)

اہل علم جانتے ہیں کہ ''**عوارف المعارف**'' جو تصوف کی کتاب ہے، حدیث کی کتاب نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ مؤلف رقم طراز ہیں:

''کتاب ''**مشارق الانوار**'' میں مذکور ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار **سبحان الله**، تینتیس(۳۳) بار **الحمدلله** اور تینتیس (۳۳) بار **الله اکبر** اور ایک بار **لا الٰہ الا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحي و یمیت بیده الخیر وھوعلی کل شيء قدیر**، پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اگرچہ اس کے گناہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں اور اس حدیث کے راوی حضرت مولیٰ علیؓ ہیں۔ ''**کتاب اخبار صحائف**'' میں تحریر ہے کہ **افضل کلمة عند اللّٰہ سبحان اللّٰہ**،حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (وظائف) میں سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک کلمہ **سبحان اللّٰہ** کہنا ہے ''**کتاب حقائق**'' میں تحریر ہے کہ حضور رحمتﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''**کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان**'' دنیا میں دو کلمے زبان سے ادا کرنے میں بہت آسان ہیں اور قیامت کے دن میزان پر وہ بھاری ہوں گے اور وہ کلمے **سبحان الله، الحمدلله** ہیں''۔(ص(۱۲۱، ۱۲۲)

اس اقتباس میں بھی تین احادیث ذکر کی گئی ہیں مگر کسی ایک میں بھی حدیث کے بنیادی مصدر کی طرف رجوع نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں پروف کی غلطیاں شمار سے باہر ہیں، رموزِ اوقاف کی طرف بھی توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے عبارت سمجھنا خاصا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں پر اگر پہلی اشاعت ہی میں توجہ دے لی جاتی تو بہت اچھا ہوتا۔

علاوہ ازیں مؤلفِ کتاب نے جن فقہاء کی کتابوں سے اقوال و فتاویٰ جمع کیے ہیں، ان میں سے بیشتر کا نام اور سنِ وفات حاشیہ میں ذکر کیا ہے جب کہ مترجم نے اس اہم چیز کو نظرانداز کر دیا ہے۔ بہتر ہوتا اگر ان تمام فقہاء کا مختصر تعارف کتاب کے شروع یا آخر میں دے دیا جاتا جن کی کتابوں سے صاحب کتاب نے استفادہ کیا اور بارہا ان کتابوں کا نام ذکر کیا ہے۔